سے وہ چھٹ کر رانی کے پاؤں پر گرا ، اوز اس کی چوٹ سے رانی کا پاؤں ٹوٹ گیا ۔ تب راجا گھبرا کر ایک بارگی باھر نکل آس کی اوشدھ[1] کرنے لگا ، کہ اس میں رات ھوئی ، اور چندرماں نے پرکاش[2] کیا ۔ چاند کی جوت کے پڑتے ھی دوسری رانی کے شریر میں پھپھولے پڑ گئے ، کہ اچانک دور سے کسی گرھستی کے گھر سے موسل کی آواز آئی ، ووہیں تیسری رانی کے سر میں ایسا درد ھوا کہ غش آ گیا ۔

اتنی بات کہہ بیتال بولا اے راجا ! ان تینوں میں اتی سکمار[3] کون ھے ؟ راجا نے کہا ، جس کے منڈ[4] میں پیر ھو مورچھا[5] آئی ، سوئی بہت نازک ھے ۔ یہ بات سن بیتال پھر اسی برکش میں جا لٹکا ، اور راجا وھاں جا ، اسے اتار، گٹھری باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

۱- دوا ۔
۲- طلوع ۔
۳- نازک ۔
۴- سر ۔
۵- بے ھوش ھوئی ۔

گیارھویں کہانی[1]

بیتال بولا کہ اے راجا ! پنیہ پور نام ایک نگر ھے ، تہاں کا بلبھ نام راجا تھا ، اور اس کے منتری کا نام ستیہ پرکاش ۔ اس منتری کی ستری کا نام لکشمی ۔ اس راجا نے ایک روز اپنے دیوان سے کہا ، جو راجا ھو کر سندر ستری سے عیش نہ کرے تو راج کرنا اس کا نرپھل[2] ھے ۔ یہ بات کہہ دیوان کو راج کا بھار دے آپ سکھ سے عیش کرنے لگا ۔ راج کی چنتا سب چھوڑ دی اور دن رات آنند میں رھنے لگا ۔

اتفاقاً ایک روز وہ منتری اپنے گھر میں اداس بیٹھا تھا ، کہ اس میں اس کی بھاریا[3] نے پوچھا ، سوامی ! ان دنوں آپ کو بہت دربل دیکھتی ھوں ۔ وہ بولا ، نس دن مجھے راج کی چنتا رھتی ھے ، اس سے شریر دربل ھوا ھے ، اور راجا آٹھ پہر اپنے عیش آرام میں رھتا ھے ۔ وہ منتری کی جورو بولی کہ ھے پتی ! بہت دن تم نے راج کاج کیا ، اب تھوڑے دنوں کے لیے راجا سے بدا ھو تیرتھ یاترا کرو ۔

یہ بات اس کی سن چپکا ھو رھا ، پھر جب وھاں سے اٹھا تو وقت دربار کے راجا کے پاس جا ، رخصت لے ، تیرتھ یاترا کرنے نکلا ۔ جاتے جاتے سمدرتیر[4] سیت وندھ رامیشور

۱- بارکر: پنیہ پور کے راجا بلبھ اور اس کے منتری سیتہ پرکاش کی کہانی ۔
۲- فضول ۔
۳- بیوی ۔
۴- ساحل بحر ۔

جا پہنچا - وہاں جاتے ہی مہا دیو کا درشن کر ، باہر نکلا ، تھا ، کہ اتفاقاً نظر اس کی سمدر کی طرف جا پڑی ، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک ایسا کنچن[1] کا پیڑ اس میں سے نکلا ، کہ جس کے زمرد کے پتے، پکھراج کے پھول ، مونگے کے پھل ، نہایت خوش نما نظر آیا ، اور اس درخت پر اتی سندر نائکا بین ہاتھ میں لیے مدھر مدھر کومل کومل سروں سے بیٹھی گاتی ہے - بعد ایک گھڑی کے وہ ترور سمدر میں لوپ[2] ہو گیا -

یہ تماشا منتری وہاں دیکھ ، الٹا پھر ، اپنے نگر میں آیا اور راجا کے پاس جا ، دنڈوت[3] کر ، ہاتھ جوڑ ، بولا ، مہاراج ! میں ایک اچرج دیکھ آیا ہوں - راجا نے کہا بیان کر - دیوان نے کہا مہاراج ! اگلے منش کہہ گئے ہیں ، جو بات کسو کی عقل میں نہ آوے ، اور کوئی یاد نہ کرے ویسی بات نہ کہیئے - پر یہ میں نے آنکھوں سے پرتیکش[4] دیکھا ، اس سے میں کہتا ہوں ، مہاراج ! جہاں رگھو ناتھ جی نے سمدر پر پل باندھا ہے ، اس جا دیکھتا کیا ہوں کہ ساگر میں سے ایک سونے کا ترور نکلا ، کہ زمرد کے پات ، پکھراج کے پھول ، مونگے کے پھلوں سے ایسا خوب لدا ہوا تھا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا - اور اس پر مہاسندری ستری بین ہاتھ میں لیے میٹھے میٹھے سروں سے گاتی تھی ، پر

۱- سونا -
۲- غائب -
۳- آداب -
۴- بالکل صاف -

ایک گھڑی کے بعد وہ پیڑ سدھو[1] میں چھپ گیا -

یہ بات راجا سن دیوان کو راج سونپ اکیلا سمدر کے کنارے کو چلا - کتنے ایک دنوں میں وہاں جا پہنچا اور مہا دیو کے درشن کو مندر میں گیا - جوں پوجا کر باہر آیا ، کہ سمدر سے وہی درخت نائکا سمیت نکلا - راجا اس کو دیکھتے ہی ساگر میں کود اسی ترو پر جا بیٹھا ، وہ راجا سمیت پاتال کو چلا گیا - وہ اس کو دیکھ کے بولی کہ اے بیر پرش ! کس واسطے تو یہاں آیا ہے ؟ راجا نے کہا ، میں تیرے روپ کے لالچ سے آیا ہوں -

اس نے کہا جو تو کالی چودس کے دن مجھ سے نہ ملے تو[2] میں تیرے ساتھ بواہ کروں - راجا نے یہ بات مانی ، تس پر بھی ان نے بچن لے کر راجا کے ساتھ بیاہ کیا - غرض جب اندھیری چتر دشی[3] آئی ، تو ان نے کہا اے راجا ! آج تو میرے نکٹ مت رہ - یہ سن کے راجا کھڑگ ہاتھ میں لے وہاں سے اٹھا ، اور ایک کنارے جا چھپ کر دیکھتا رہا - جب آدھی رات ہوئی ، اس وقت ایک دیو آیا ، اور اس نے آتے ہی اسے گلے سے لگایا - یہ دیکھتے ہی راجا کھانڈا لے کے دھایا ، اور کہا ارے راکشس پاپی ! میرے سامنے تو ستری کو ہاتھ نہ لگا ، پہلے مجھ سے سنگرام کر ، اور مجھے تبھی تک بھئے تھا کہ جب تک تجھے نہ دیکھا تھا ، اب میں نڈر ہوں -

اتنی بات کہہ کھانڈا نکال ایک ایسا ہاتھ مارا کہ

۱- سمندر -
۲- بارکر : ’’تو‘‘ ندارد -
۳- چودھویں -

رنڈ سے منڈ جدا ہو زمین پر تڑپنے لگا ۔ یہ دیکھ وہ بولی ، کہ اے بیر پرش ! تو نے بڑا اپکار[1] کیا ۔ یہ کہہ کر پھر کہا کہ نہ تمام پہاڑوں میں لعل ہوتے ہیں ، نہ سب شہروں میں ستونتے آدمی ، نہ ہر ایک بن میں چندن اپجتا ہے ، نہ ہر ایک ہاتھی کے مستک میں موتی ہوتا ہے ۔ پھر راجا نے پوچھا یہ راکشس کس واسطے کرشن[2] چتردشی کو تیرے پاس آیا تھا ؟ وہ بولی ، میرے پتا کا نام بدیا دھر ہے ، تس کی میں پتری ہوں ، سندری میرا نام ، اور یہ مقرر تھا کہ مجھ بن میرا باپ بھوجن نہ کرتا ۔ ایک دن بھوجن کے بریاں[3] میں گھر میں نہ تھی ، تب پتا نے کرودھ کر مجھے سراپ دیا ، کہ تجھے کالی چودس کے دن راکشس آن کے گلے سے لگایا کرے ۔ یہ سن کے میں بولی پتا ! سراپ[4] تو تم نے دیا ، پر اب میرے اوپر کرپا کیجئے ۔ اس نے کہا ایک مہابیر پرش آن کر جب اس راکشس کو مارے گا ، تب تو اس سراپ سے چھوٹے گی ۔ سو میں اس سراپ سے چھوٹی ، اور اب میں اپنے پتا کو نمسکار کرنے جاؤں گی ۔

راجا بولا جو تو میرے اپکار کو مانے تو ایک باری میرے راج کو چل کے دیکھ ، پیچھے اپنے پتا کے درشن کو جائیو ۔ وہ بولی کہ اچھا جو آپ نے کہا سو مجھے قبول ۔ پھر راجا اسے ساتھ لے اپنی راج دھانی میں آیا ، شادیانے بجنے لگے ، ساری نگری میں خبر ہوئی کہ راجا آیا ۔ تب

۱۔ احسان ۔
۲۔ چودھویں رات کا سیاہ نصف ۔
۳۔ وقت ۔
۴۔ بدعا ۔

گھر گھر بدھائی منگلا چار ہونے لگے ۔ پھر تو تمام نگر کے منگلا مکھی آن کے دربار میں مبارکبادی دینے لگے ، راجا نے بہت سا دان پنیہ کیا ۔ پھر کئی ایک دن پیچھے وہ سندری بولی ، مہاراج ! اب میں اپنے باپ کے یہاں جاؤں گی ۔ راجا نے اداس ہو کر کہا کہ اچھا سدھارو ۔ جب اس نے راجا کو اداس دیکھا تو کہا ، مہارج ! میں نہ جاؤں گی ۔ راجا نے کہا کس واسطے تو نے اپنے باپ کے یہاں کا جانا موقوف کیا ؟ وہ بولی اب میں منش کی ہو چکی ، اور پتا میرا گندھرب ہے ، اب میں جاؤں تو میرا آدر[1] نہ کرے گا ، اس لیے میں نہیں جاتی ۔

یہ سن راجا خوش ہوا ، اور لاکھوں روپے کا دان پنیہ کیا ۔ راجا کے اس احوال کے سننے سے دیوان کی چھاتی پھٹی اور مرگیا ۔ اتنی بات کہہ بیتال بولا اے راجا ! کس لیے وہ منتری مرگیا ؟ تب راجا بیربکر ماجیت نے کہا ، منتری نے دیکھا کہ راجا تو عیش کرنے لگا ، اور راج کاج کی چنتا سب بھلا دی ، پرجا[2] اناتھ[3] ہوئی ، اب میرا کہا کوئی نہ ماننے لگا ، اسی چنتا سے وہ مرگیا ۔ یہ سن بیتال پھر اسی برکش پر جا لٹکا ۔ راجا پھر اسی طرح سے کاندھے پر رکھ کر اس کو روانہ ہوا ۔

۱۔ تواضع ۔
۲۔ رعایا ۔
۳۔ لاوارث ۔